سیکولرزم

اول: سیکولرزم (یعنی دنیا سے مذہب کی علیحدگی) کی نشو ونما چرچ کی ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف ردعمل کے طور پر ہوئی۔

دوم: اسلامی ممالک میں سیکولرزم کو سامراج اور اس کے مددگاروں کی طاقت اور استشراق کے اثرات کے نتیجے میں رواج ملا۔ اس کی بنا پر امت مسلمہ میں انتشار پیدا ہوا، صحیح عقیدہ میں شک کیا جانے لگا، امت کی درخشاں تاریخ مسخ ہوئی اور نئی نسل کو یہ وہم ہوا کہ عقل اور شرعی نصوص کے درمیان ٹکراؤ ہے۔ اس نے خود ساختہ نظاموں کو شریعت الٰہی کی جگہ دی، اباحیت اور اخلاقی آوارگی کو رواج ملا اور بلند اخلاق کی پامالی ہوئی۔

سوم: سیکولرزم سے بڑے بڑے تخریبی افکار نکلے جو ہمارے ملکوں پر مختلف ناموں سے حملہ آور ہوئے، مثلاً نسل پرستی، کمیونزم، صہیونیت اور ماسونیت وغیرہ۔ اس سے امت کا قیمتی سرمایہ ضائع ہوا، اقتصادی حالات ابتر ہوئے اور ہمارے بعض ملکوں مثلاً فلسطین اور قدس پر ہمارے دشمنوں کو قبضہ کرنے میں آسانی ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیکولرزم نے اس امت کا کچھ بھلا نہیں ہوا ہے۔

چہارم: سیکولرزم ایک خود ساختہ نظام ہے جو الحاد کی بنیاد پر قائم ہے۔ وہ اسلام سے بالکلیہ ٹکراتا ہے اور عالمی صہیونیت اور اباحیت پسند اور تخریبی نظریات سے اس کے ڈانڈے ملتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک الحادی نظریہ ہے جو اسلام اور اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے نزدیک ناقابل قبول ہے۔

پنجم: اسلام مذہب بھی ہے اور ریاست بھی۔ وہ ایک مکمل نظام زندگی ہے۔ وہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کا ساتھ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام زندگی سے مذہب کی علیحدگی کا قائل نہیں۔ وہ لازم قرار دیتا ہے کہ تمام احکام اسی سے حاصل کیے جائیں اور عملی زندگی کے تمام پہلو، خواہ ان کا تعلق سیاست سے ہو یا معاشیات سے، معاشرت سے ہو یا

> ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاندنی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

تربیت سے، یا ذرائع ابلاغ وغیرہ سے، سب اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوں۔

او کونسل سفارش کرتی ہے کہ

اول مسلمانوں کے حکم رانوں کی ذمہ داری ہے کہ سیکولرزم کے طور طریقوں سے مسلمانوں اور ان کے ممالک سے دور رکھیں اور انھیں ان سے بچانے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں۔

دوم علماء کی ذمہ داری ہے کہ سیکولرزم کے خطرات سے آگاہ کرنے اور لوگوں کوان سے ہوشیار کرنے کے لیے دعوتی جد وجہد کریں۔

سوم اسکولوں، یونیورسٹیوں، تحقیقی مراکز اور انٹرنیٹ کے لیے ایک ہمہ گیر اسلامی تربیتی پروگرام وضع کیا جائے، تاکہ سب کے لیے یکساں پروگرام رہے اور سب سے ایک انداز سے خطاب کیا جاسکے۔ مسجد کے پیغام کا احیاء کیا جائے۔ خطابت اور وعظ وارشاد سے دلچسپی لی جائے۔ اور اس کے ذمہ داروں میں ایسی صلاحیتیں پیدا کی جائیں کہ وہ زمانہ کے تقاضوں کا ساتھ دے سکیں، شبہات کا جواب دے سکیں اور شریعت کے مقاصد کی حفاظت کرسکیں۔ قرارداد نمبر ۹۹ (۱۱/۲)

اسی اجلاس میں کونسل نے 'اسلام بنام تجدد' (Modernism) کے موضوع پر اکیڈمی میں پیش کیے جانے والے مقالات سے آگاہی حاصل کی۔ اس پر ہونے والے مناقشات نے اس موضوع کی اہمیت کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ تجدد کی حقیقت سے پردہ اٹھایا اور واضح کیا کہ تجدد ایک نیا فکری مسلک ہے جو عقل کی تقدیس، غیب کی تردید، وحی کے انکار اور عقائد، اقدار اور اخلاق سے متعلق ہر موروثی چیز کے انہدام پر مبنی ہے۔ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اسلام بنام تجدد (Modernism)

متجددین کے نزدیک تجدد کے اہم خصائص حسب ذیل ہیں

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

- تجربہ پر مستقل اعتماد کرنا اور صحیح اسلامی عقیدہ سے دور تجرباتی علم کے نتائج پر اکتفا کرنا۔

- مذہب اور تمام ثقافتی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور رفاہی اداروں کے درمیان مکمل علیحدگی۔

اس طور پر اس کے ڈانڈے سیکولرزم سے ملتے ہیں۔

اس کی روشنی میں کونسل نے درج ذیل قرارداد منظور کی:

قرارداد

اول: تجدد کی جس مفہوم میں ستائش کی جاتی ہے، اس کی رو سے وہ ایک الحادی نظریہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس کے اصول و مبادی اسلام سے ٹکراتے ہیں، خواہ بظاہر اسلام کے بارے میں غیرت کا اظہار اور اس کی تجدید کا دعویٰ کیا جائے۔

دوم: اسلام جن قواعد اور اساسیات پر مبنی ہے اور اس کی شریعت میں جو خصائص پائے جاتے ہیں وہ ہر زمان و مکان میں انسانیت کی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہیں۔ اس کی بنیاد کچھ یقینی اور ناقابل تغیر امور پر ہے، جن کے مستقل وجود پر ہی حیات انسانی کی درستگی کا دار و مدار ہے اور کچھ قابل تغیر امور پر ہے جو اس کی پیش رفت اور ارتقاء کے ضامن ہیں اور شریعت کے مختلف مصادر پر مبنی منضبط اجتہاد کے ذریعے ہر نئی اور اچھی چیز کو شامل کر لیتے ہیں۔

اور کونسل سفارش کرتی ہے کہ:

سفارش

الف: تنظیم اسلامی کانفرنس مسلمان مفکرین کی ایک کمیٹی تشکیل دے جو تجدد کے مظہر اور اس کے نتائج پر نگاہ رکھے، اس کا وسیع معروضی اور علمی جائزہ لے، تاکہ اس کا کھوٹ اور بطلان واضح ہو اور امت کی نئی نسل اس کے خطرناک اثرات سے محفوظ رہ

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

سکے۔

ب: مسلم حکم رانوں کی ذمہ داری ہے کہ تجدد کے طور طریقوں کو مسلمانوں اور ان کے ملکوں سے دور رکھیں اور انھیں ان سے بچانے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں۔

(تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل (یعنی بین الاقوامی اسلامی فقہ اکادمی کے پندرہ اجلاسوں کی قراردادیں اور سفارشات)۔

ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی اور ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی کے زیر اہتمام اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ کے پندرہ اجلاسوں کی قراردادوں کا اردو ترجمہ کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب پاکستان کے ہر بڑے مکتبہ وبکسٹال پر دستیاب ہے۔

امید ہے، فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ واہل علم ان قراردادوں کا مطالعہ فرمائیں گے اور انہیں مفید پائیں گے۔

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کو عصر حاضر کا بین الاقوامی مجتہد کہا جاسکتا ہے کہ اس میں دنیائے اسلام کے تمام ممالک بشمول بعض یوروپین ممالک کے مسلم علماء شامل ہیں۔ اور پیش آمدہ مسائل پر علمی انداز میں غور وفکر کیا جاتا ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ حدود آرڈیننس کا معاملہ بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی میں پیش کیا جائے۔ اور وہاں اس پر بحث کرائی جائے پھر جو اسکی خامیاں بین الاقوامی فورم طے کردے انہیں اس فورم ہی کی تجویز کردہ متبادل تجاویز سے بدل دیا جائے۔ اس طرح پاکستان کا حدود آرڈیننس ایک مسلمہ بین الاقوامی دستاویز بن جائے گی۔

(تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل (یعنی بین الاقوامی اسلامی فقہ اکادمی کے پندرہ اجلاسوں کی قراردادیں اور سفارشات)۔

شائع کردہ ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی پوسٹ بکس ۷۷۰۷ گلشن اقبال کراچی۔

ملنے کا پتہ: فرید بکسٹال اردو بازار لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی لاہور، مکتبہ فیض القرآن قاسم سنٹر اردو بازار کراچی، فضلی بک سنٹر اردو بازار کراچی۔ مکتبہ قادریہ گنج بخش روڈ لاہور۔